حاملانِ قرآن

شیخ معین الدین عمادیؒ

(از جناب مولوی محمد عثمان صاحب۔ بی ایس سی (علیگ)

صبح خیزی و سلامت طلبی چون حافظ
ہرچہ کردم ہمہ از دولتِ قرآن کردم

محمد نام، معین الدین خطاب، قاضی طیب کے فرزند تھے۔ علم بغیر تعلّی، فقر بغیر مسکنت، تواضع بغیر تذلّل، علو بغیر کبر، تحدیث نعمت بغیر فخر، عزت اسلامی پر افتخار بدون استکبار، مزاج میں شاہی، پیشانی پر نور الٰہی، ذات و الاصفات جامع جمیع حسنات تھی، ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً“ کی دعا آپؒ پوری ہوئی۔ بارہ سیر حاصل قریات آپ کے مِلکِ یمین تھے جن کے محاصل وقفِ فلکِ رتبہ، اطعامِ جائع، اِلباسِ معتر، اغاثۂ مظلوم، ”وَفِیْ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ“۔ امرا نے بڑی بڑی عمارتیں بنوائیں، محل سرائیں تعمیر کرائیں، لیکن آپ ایک درخت کے تلے فرش خاک پر آرام فرمایا۔ سنگ لحد علم ہے۔ یزار و یتبرک بہ۔

حضرت شیخ عبد القدوس قلندر سے آپ کو اجازت خلافت حاصل تھی۔ خود آپ کے خلفا کا خصیصہ یہ تھا کہ سب کے سب۔ من غیر استثناءِ۔ عالم عامل، کتاب و سنت کے حامل تھے۔ نضر اللہ وجوھھم

ماہیت جن | حلقہ درس تنزیل میں ایک روز ”جن“ کی تاویل ہو رہی تھی، ایک جماعت سلب اور دوسری ایجاب پر زور دیتی تھی، موجبین فلسفہ یونان سے مدد لیتے اور آیات قرآن سے سند لاتے، سالبین اس فلسفہ کو

سفسطہ بتاتے اور نصوص کو مأول ٹھیراتے" بحث جب منفصل نہ ہو سکی تو دونوں فریق حضرت سے رجوع ہوئے
فاحکم بیننا بالحق - فرمایا :-

رئیس فلاسفہ اسلام ابن سینا اپنے رسالہ "حدود الاشیاء" میں فرماتے ہیں۔

الجن حیوانٌ ھوائیٌ متشکلٌ باشکالٍ مختلفۃ — جن ایک ہوائی جاندار مخلوق ہے جو طرح طرح کی شکلیں اختیار کرتی ہے

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

وھذا شرحٌ لِلاِسْمِ — یہ صرف نام کی تشریح ہے۔

یعنی

ان ھذا الحد شرحٌ للمراد من ھذا اللفظ ولیس لھذہ الحقیقۃ وجود فی الخارج — اس تعریف کا مطلب یہ ہے کہ لفظ جن سے مراد کیا ہے۔ ورنہ خارج میں اس حقیقت کا کہیں وجود نہیں۔

فرمایا :-

فلسفہ جو چاہے کہے، وحی آلہی وجود جن کی مثبت ہے مگر اسی قدر کہ یہ بھی خدا کی ایک مخلوق ہے۔ یہ مخلوق کیسی ہے، کیا ہے، اور کہاں ہے، کلام اللہ اس باب میں ساکت ہے۔

عرض کی :-

سورۂ جن شاہد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ایک بڑی جماعت جن حاضر ہوئی، آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن سے ملاقات کی اور استماع آیات کے بعد وہ واپس گئے۔

فرمایا، سورۂ جن کی آیتیں پڑھو :-

قُل اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہٗ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا — اے پیغمبر کہو کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ "جن" کے بعض افراد آیات قرآنی سن کر بول اٹھے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو راہ راست دکھاتا ہے، ہم تو اس

ایمان لائے اور اپنے پروردگار کے ساتھ ہم کسی کو ہرگز شریک نہ بنائیں گے۔

دیکھو:۔

(۱) پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ کہنے کا حکم ہوتا ہے کہ بعض افراد جن کلام اللہ سن کے خوش ہوئے

(۲) آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس واقعہ کا علم وحی الٰہی سے ہو۔

(۳) جناب نبوی میں اس موقع پر جن کا آنا اور آنحضرت سلام اللہ علیہ کا اُن سے ملاقات کرنا قرآن مجید سے ثابت نہیں۔

اذ لو راٰھم لما اسند معرفۃ ھذہ الواقعۃ الی الوحی فان ما عرف وجودہ بالمشاھدۃ لا یسند اثباتہ الی الوحی۔

اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو دیکھا ہوتا تو آپ اس واقعہ کو وحی کی طرف منسوب نہ کرتے جس کا وجود مشاہدہ میں آگیا اس کا ثبوت وحی سے دینے کی کیا ضرورت ہے۔

(۴) آیت میں نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ہے، یعنی جن کی ایک چھوٹی سی جماعت۔

فان النفر فی کلامھم جماعۃ من الثلاثۃ الی العشرۃ۔

کلام عرب میں نفر کا اطلاق اسی جماعت پر ہوتا ہے جو تین سے دس تک کی ہو۔

علم غیب عرض کی:۔

یہ تو آغاز سورۃ تھا، انجام اظہار غیب پر ہے کہ اللہ ہی عالم الغیب ہے، وہ اپنے علم غیب پر مطلع نہیں کرتا، ہاں مگر اپنے برگزیدہ پیغمبر کو، یہ تو نفی کرامات اولیاء اللہ کی دلیل ہوئی، کیونکہ اولیاء اللہ کی سب سے بڑی کرامت تو عوام اسی کو سمجھتے ہیں کہ ان مقدسین کو مغیبات پر دسترس ہے اور ان سے غیب کی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔

فرمایا یہ زمخشری کا قول ہے جو لکھتے ہیں۔

و فی ھذا ابطال الکرامات لان الذین

اس آیت میں اولیاء اللہ کی کرامات کے باطل ہونے

تضاف الكرامات اليهم وان كانوا اولياء مرتضين فليسوا برسل وقد خص الله الرسل من بين المرتضين بالاطلاع على علم الغيب۔

کی جانب اشارہ ہے، اس لیے کہ جن نفوسِ قدسیہ کی جانب کرامات کو منسوب کرتے ہیں، وہ چاہے ولی ہوں برگزیدہ ہوں بہر حال پیغمبر تو نہیں، اللہ تعالیٰ نے تو اپنے برگزیدہ بندوں میں سے فقط پیغمبروں کو یہ خصوصیت بخشی ہے کہ علمِ غیب سے انھیں کو مطلع کرے گا۔

فرمایا:- مفسرین نے اس پر بڑی بحث کی ہے جس کا خاتمہ اسی طرح ممکن ہے کہ پوری آیتیں تلاوت کیجائیں۔

پیغمبر ضرر و نفع کا مالک نہیں

قُلْ اِنِّي لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا۔

کہو کہ میں تمہارے لیے نہ کسی ضرر پر دسترس رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی پر۔

پیغمبری کی حد

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا حَتّٰٓي اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا۔

کہو کہ مجھے خدا سے کوئی ہرگز نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ پا سکتا ہوں، بجز اس کے کہ اللہ کی طرف سے حکم پہنچانا اور اس کے پیغاموں کا ادا کرنا یہی میرا کام ہے، جس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تو حقیقت میں اس کے لیے آتشِ دوزخ ہے، ایسے لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کی وعید ان سے کی گئی ہے تو اس وقت جانیں گے کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی جماعت کم ہے۔

قیامت کا علم

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ

کہو کہ میں نہیں جانتا جس چیز کی تم سے وعید کی گئی ہے آیا وہ نزدیک ہے یا میرے پروردگار نے اس کے لیے کوئی مدت دراز مقرر کر رکھی ہے، غیب کا جاننے والا وہی ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا۔

پیغمبر کو، تو اس پیغمبر کی آگے اور پیچھے سے محافظت کرتا ہے تاکہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیئے اللہ نے جو کچھ اُن کے آس پاس ہے سب کا احاطہ کر لیا ہے اور تمام موجودات کا اس نے شمار کیا ہے۔

حاشیہ | "احصٰی کل شیٔ" لأن الشیٔ عندنا ھو الموجودات والموجودات متناھیۃ فی العدد وھذہ الآیۃ احد ما یحتج بہ علی ان المعدوم لیس بشیٔ وذلک لان المعدوم لو کان شیئا لکانت الاشیاء غیر متناھیۃ۔

میں "شیٔ" کا ترجمہ ہم نے تمام موجودات کیا ہے اس لیے کہ اہل سنت کے نزدیک شیٔ سے مراد موجودات ہی ہے اور موجودات اپنی تعداد میں متناہی ہیں معدوم کے شیٔ نہ ہونے پر جو دلیلیں قائم کی جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ آیت بھی ہے اس لیے کہ معدوم اگر شی ہو تو پھر اشیاء کو غیر متناہی یعنی بے شمار ماننا پڑیگا حالانکہ یہاں شے کو شمار پذیر فرمایا ہے۔

فرمایا:۔

ان آیات سے واضح ہے کہ یہاں جس علم غیب کا بیان ہے وہ علم وقوع قیامت ہے۔

قیامت کب ہوگی؟ مشرکین اس پر بحث کرتے ہیں کہ جس عذاب قیامت کی ہمیں دھمکی دی جاتی ہے آخر اس کے وقوع کا زمانہ بھی کبھی آئے گا۔

جواب ملتا ہے۔

میں نہیں جانتا کہ قیامت جس کے عذاب کی وعید تمہیں کی گئی ہے، نزدیک ہے یا اس کی مدت دراز ہے اسی کو ایک دوسرے مقام پر ایک دوسرے ہی پیرایہ میں ظاہر کیا ہے:۔

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ۔ تم کیا جانو عجب نہیں کہ قیامت قریب ہو۔

بہر حال اسلام میں اجماع ہے کہ قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، البتہ وہ اپنے پیغمبروں میں سے جسے چاہے کچھ آگاہ بھی کر سکتا ہے۔

یہاں مطلق علم غیب مراد نہیں، ایک طرح کا مخصوص علم غیب مقصود ہے، اولیا اللہ غیب داں ہوں یا نہ ہوں، علوم غیب ان پر مکشوف ہو سکیں یا نہ ہو سکیں، کلام اللہ اس کی بحث نہیں کرتا، پھر اس میں شاخیں نکالنے سے کیا حاصل۔

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ کہو کہ اللہ ہے، پھر ان لوگوں کو چھوڑ دو کہ اپنے غور و خوض میں پڑے کھیلا کریں۔

مراۃ المثنوی

مرتبہ جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے رکن دار الترجمہ۔

مثنوی مولانا روم کا بہترین ایڈیشن جس میں مثنوی شریف کے منتشر مضامین کو ایک سلسلہ کے ساتھ اس طور پر مرتب کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا مولانا کے مدعا اور ان کی تعلیم کو بڑی آسانی سے سمجھتا چلا جاتا ہے۔ کئی انڈکس اور فہرستیں بھی ہیں جن کی مدد سے آپ حسب منشا جو شعر چاہیں نکال سکتے ہیں۔ ایک بسیط فرہنگ بھی ملحق ہے۔ غرض یہ کہ اس کتاب نے مثنوی شریف سے فائدہ اٹھانے کے لیے سہولت مہیا کر دی ہے کہ ایک شخص بڑی آسانی سے کتاب کے مطالب پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔

کاغذ کتابت طباعت بہترین جلد نہایت اعلیٰ قیمت (عہ) سکہ انگریزی (للعہ) سکہ عثمانیہ

دفتر ترجمان القرآن سے طلب کیجئے